کہ قوم نے عمومیت پسندوں کے حق میں اپنا فیصلہ صادر کر دیا۔

۱۹۵۰ء میں، جب سے کہ عمومی جماعت کے لیڈروں نے اقتدار سنبھالا ہے اس معاملہ میں مذبذب سے نظر آتے ہیں کہ مقبول عام اسلام کے اس احیائے جدید کے ساتھ کیا طریق عمل اختیار کیا جائے خاص کر باشندگان دیہات میں جو رائے شماری میں ایک فیصلہ کن قوت رکھتے ہیں۔ ان کی انتہائی یک رنگ پالیسی یہ رہی ہے کہ مذہبی تعلیم کے لئے ایک واضح اور آزاد خیال لائحہ عمل کی تائید و حوصلہ افزائی کریں۔ ۱۹۵۲ء کے وسط سے اسلام کے ایسے اظہارات کی بابت، جو جمہوری قوانین اور معقول و سنجیدہ رائے کی توضیحات کے خلاف ہوں، تدریجی طور پر یک گونہ تشدد آمیز نظر آتی ہے۔ اس رجحان کی تائید تجارت پیشہ اور فوجی لیڈروں کی طرف سے کی گئی ہے، جنہوں نے رجعت پسند مسلمانوں کی اس رجعت قہقری پر اپنے تردد کا اظہار کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حریف جماعتوں نے باوجود قدامت پرست اور رجعت پسند اسلامی جذبات کو ابھارنے کے ۲ مئی والے انتخابات میں کوئی نمایاں تائید حاصل نہ کر سکیں۔ ترکی کی عام خوشحالی پیدا کرنے والی اجتماعی تنظیم نے، باوجود اس کے کمزور پہلوؤں اور زر کے تو فیری دباؤ کے، بیرونی علاقوں میں اس کے نام کو چمکا دیا، اور رائے شماری میں عمومیت پسندوں کی بغلبہ آراء کامیابی نے اس کے لیڈروں کو اس تذبذب سے مخلصی بخشی، جو ان کو اسلامی رجحانات کو آئندہ قابو میں رکھنے کے لئے درپیش تھا، جن کو وہ رجعت پسند اور ضرر رساں سمجھتے تھے۔

سیاسی اصطلاح میں انتخابات کے نتائج یہ ظاہر کرتے ہیں کہ ترک اسلام اور حکومت میں علیحدگی کو جاری رکھنا چاہتے ہیں۔ اس مہم میں جو کامیابی حاصل کی گئی وہ مذہب سے کہیں زیادہ سیاسی و معاشی مسائل کے سبب سے تھی، کیا اس سے اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ ترکی نے دو جماعتی طریق حکومت کا ایک معقول اور قابل عمل طریق کار معلوم کر لیا ہے یا یہ ایک ایسا سوال ہے جو جداگانہ نوعیت رکھتا ہے۔ جنگ کے بعد سے ترکی سیاسی عمومیت نے بڑی ترقی کی ہے۔

اسلام کو اس سے کیا نفع حاصل ہوسکتا ہے؟ مذہب کے تعلق سے، یہ انتخابات ترکی جمہوریت کے استحکام کی ایک صحت بخش علامت ہیں۔ غیر مذہبیت کے اصول کو مضبوطی کے ساتھ برقرار رکھا گیا ہے، تاہم اسلامی بیداری کو منظم کیا جا رہا ہے۔ جیسا کہ پہلے بتلایا جا چکا، ۱۹۴۶ء کے بعد سے حقیقی مذہبی جذبات اور مذہبی تعلیم کی حوصلہ افزائی بعض اوقات سیاسی مسائل سے الجھتی رہی جس سے حقیقی روحانی اصلاح و ہدایت کو نقصان پہنچا۔ فی الحال اور غالباً ہر موقع پر، قدامت پرست اور رجعت پسند اسلام ترکی سیاسیات میں کبھی اس قابل نہ ہوسکا کہ قطعی طور پر خود کو منوا سکے۔ بہت سے ترک اس کو اسی طریق پر چلاتے ہیں۔ دین و سیاست میں یہ مطلقاً علیحدگی اپنی انتہا پر ایک زیادہ کامل عمومی حکومت کے ارتقار کی حوصلہ افزائی کرے گی، اور غیر مذہبی ترکوں میں ایک نہایت عظیم روحانی ترقی کا موجب ہوگی۔ اپنی جدید سیاسی اور معاشری زندگی کے تقاضوں کے پیش نظر اسلام کے ساتھ اس طریق عمل میں ترکی اپنی موجودہ تاریخ کے ایک نازک مسئلہ کو حل کر رہا ہے ایسا کرنے میں ممکن ہے کہ یہ دیگر اسلامی ممالک کی کوئی رہنمائی کر سکے، اور ایک ایسے جدید اور طاقتور اسلام کی تخلیق میں مدد دے، جو اس کے موجودہ عظیم ورثہ اور اس کے عالمی ثقافتی خدمات میں معتدبہ اضافہ کر سکے۔

یہی مقصود فطرت ہے یہی رمز مسلمانی ۔ اخوت کی جہانگیری، محبت کی فراوانی
بتانِ رنگ و خوں کو توڑ کر ملت میں گم ہو جا ۔ نہ تورانی رہے باقی نہ ایرانی نہ افغانی
میانِ شاخساراں صحبتِ مرغِ چمن کب تک ۔ ترے بازو میں ہے پروازِ شاہینِ قہستانی
ثباتِ زندگی ایمانِ محکم سے ہے دنیا میں ۔ کہ المانی سے بھی پائندہ تر نکلا ہے تورانی

سبق پھر پڑھ صداقت کا، عدالت کا، شجاعت کا
لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا

حالاتِ حاضرہ

جنگ کا خطرہ ۔ عرب ممالک کا سانحہ

از

(جناب اسرار احمد صاحب آزاد ۔ ایڈیٹر جدوجہد)

جنگ کا خطرہ!

ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے برسر اقتدار گروہ کی طرف سے دنیا کے آزاد ممالک کے داخلی معاملات میں جو ناجائز مداخلت کی جاتی رہتی ہے اس کی وجہ سے ایک مرتبہ پھر مشرق بعید میں جنگ کے شعلے بھڑک اٹھنے کے امکانات پیدا ہو گئے ہیں۔

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ جنرل چیانگ کائی شیک نے ارض چین میں شکست کھانے کے بعد وہاں سے فرار ہو کر جزیرہ فارموسا کو اپنی پناہ گاہ بنا لیا تھا۔ لیکن یہ جزیرہ ہمیشہ سے چین کے ساتھ وابستہ رہا ہے اور اگرچہ ۱۸۹۵ء میں چین اور جاپان کی جنگ کے بعد اس جزیرہ پر جاپان کا قبضہ ہو گیا تھا لیکن دوسری عالم گیر جنگ کے زمانہ میں امریکہ اور برطانیہ نے اعلان قاہرہ میں اس جزیرہ پر چین کے حق کو تسلیم کیا تھا اور اس بات کا یقین دلایا تھا کہ جنگ کے بعد اسے چین کے حوالہ کر دیا جائے گا اور پھر پوٹسڈیم کے معاہدہ میں اس یقین دہانی کی توثیق کی تھی لیکن فارموسا میں چیانگ کائی شیک کے قیام کے بعد انھوں نے اپنی اس یقین دہانی پر قائم رہنا ضروری نہیں سمجھا اور اس طرح آج اسی جزیرہ کی بدولت دنیا پھر جنگ کے خطرہ میں مبتلا ہو گئی ہے۔

یہ امر محتاجِ بیان نہیں کہ فارموسا سے متعلق جنرل چیانگ کائی شیک عوامی چین کا تنازعہ ایک داخلی تنازعہ ہے اور اسے بیرونی مداخلت کے بغیر ان دونوں ہی کو باہم طے کرنا چاہئے مگر اس حال میں چونکہ چیانگ کائی شیک کی شکست یقینی ہے اور اس کی شکست کے بعد فارموسا